بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲ رجب ۱۳۹۳ھ ، ۳ ظہور ۱۳۵۲ ہش ، ۳ اگست ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۷۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر انگلستان کے متعلق اطلاع

(از مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔اے)

۱۹ جولائی (بذریعہ ڈاک) آج صبح حضور ناشتہ کے بعد ہوٹل کے لان میں تشریف لائے۔ اور کچھ دیر چہل قدمی فرماتے رہے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد حضور کچھ دیر آرام کیلئے اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔ شام چار بجے حضور کار کے ذریعہ لیک کانسٹن (LAKE CONISTON) کی طرف تشریف لے گئے۔ شام سوا سات بجے کے قریب حضور واپس ہوٹل میں تشریف لے آئے۔

۲۰ جولائی بروز جمعہ صبح سوا آٹھ بجے کے قریب حضور میر فیلڈ (MIR FIELD) (جہاں صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اپنے داماد ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب کے ہاں ٹھہرے ہوئے ہیں) کیلئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں ایک جگہ تھوڑی دیر قیام فرمانے کے بعد حضور مکرم ڈاکٹر صاحب کے گھر ساڑھے دس بجے کے قریب پہنچے۔

نماز جمعہ اور خطبہ:۔ کچھ دیر آرام فرمانے اور دوپہر کے کھانے کے بعد حضور نے ڈاکٹر صاحب کے گھر ہی نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز جمعہ کیلئے مڈلٹن (MIDLETON) سے ڈاکٹر سعید صاحب اپنی انگریز احمدی بیوی "سلمیٰ مبارکہ" اور اپنے بچوں کے ساتھ، ویکفیلڈ (WAKEFIELD) سے رشید خان صاحب اپنی بیگم محترمہ سعیدہ صاحبہ کے ساتھ تشریف لائے ہوئے تھے۔ اسی طرح بیڈ فورڈ سے صدر جماعت احمدیہ بیڈ فورڈ میر ضیاء اللہ صاحب۔ نعیم اللہ صاحب اور میر رفیع اللہ صاحب بھی آئے ہوئے تھے۔

خطبہ جمعہ میں حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید میں اسکے خلاصہ کے طور پر سورۃ فاتحہ میں یہ مضمون بیان کیا گیا ہے کہ صراطِ مستقیم اختیار کی جائے یہ وہ راہ ہے جو انسان کو خدا کی طرف لے جاتی اور خدا کے پیار کا مستحق بناتی ہے۔ صراطِ مستقیم سے نکلنے والی پگڈنڈیاں وہ ہیں جن پر چل کر انسان مغضوب یا ضال بنتا ہے۔ مغضوب وہ ہے جن کے غلط راستے پر چلنے کے نتیجہ میں خدا کا غضب اُن پر بھڑکتا ہے۔ اور ضال وہ ہیں جو اِس دنیا میں خدا کے غضب کا نشانہ نہیں بنتے بلکہ اگلی دنیا میں دوزخ میں ان کی اصلاح کے بعد ان کو خدا کے پیار کا مستحق بنایا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا جماعت کے احباب کو چاہیئے کہ وہ قرآنِ کریم کو پڑھتے وقت اِس نظریئے سے پڑھیں کہ ان کو پتہ لگتا رہے کہ صراطِ مستقیم کیا ہے اور کونسی باتیں انسان کو صراطِ مستقیم پر چلاتی ہیں اور کونسی باتیں صراطِ مستقیم سے دور لے جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا خدا کرے کہ ہم صراطِ مستقیم پر چلنے والے بنیں۔

ایک حادثہ:۔ شام ساڑھے چھ بجے کے قریب حضور واپس اپنے ہوٹل کیلئے روانہ ہوئے۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بیڈفورڈ تک ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب کی کار میں حضور کو الوداع کہنے کے لئے آ گئے۔ ڈاکٹر سعید صاحب۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

رپورٹ ۳۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے کوائف

ایک اہم خطاب۔ احباب جماعت سے غیر معمولی شفقت محبت بھرا اسلام

(محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے)

اس سے قبل چوہدری صاحب موصوف کی مرسلہ چار رپورٹیں الفضل ۲۰، ۲۱، ۲۶ اور ۳۱ جولائی میں شائع ہو چکی ہیں جو ۱۲، ۱۵، ۱۷، اور ۱۸ جولائی کی تحریر کردہ تھیں۔ مندرجہ ذیل رپورٹ (محررہ ۱۶ جولائی) غیر معمولی تاخیر سے یعنی کل یکم اگست کو موصول ہوئی جو پیش خدمت ہے:۔

حضور ایدہ اللہ کا ایک اہم خطاب

۱۵ پندرہ جولائی بروز اتوار ملاقاتوں کے بعد جو خطاب حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا اس کی رپورٹ ارسال خدمت ہے۔

اوّلاً حضور نے کیمرے کی ایجادات، تصاویر لینے کے طریق اور اس سے متعلقہ امور پر گفتگو فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں آجکل میں نے دو تحریکیں کی ہیں۔ میں نے احباب جماعت سے کہا ہے کہ وہ سائیکل خریدیں اور سواری کریں۔ اور اس طرح جن علاقوں سے ہمارا کوئی طالب نہیں وہاں جائیں اور لوگوں سے رابطہ پیدا کریں۔ اگر ایک لاکھ سائیکل سوار تیار ہو جائے اور ہر سائیکل سوار ایک صد میل سفر کرے تو ایک کروڑ میل سفر روزانہ ہوگا۔ یہ سفر جماعت کے لئے بھرپور برکات کا موجب ہوگا۔

خدمت اور لٹریچر کی تقسیم

حضور نے فرمایا کہ جو گاؤں راستہ سے ہٹ کر ہیں اور دُور افتادہ ہیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ اگر ہمارے شہر میں کسی خدمت کی ضرورت ہو تو ہم اس کے لئے حاضر ہیں۔

حضور نے فرمایا مجھے لٹریچر کی طباعت کی فکر نہ تھی۔ اس کی تقسیم اور اشاعت کی فکر تھی۔ نشر و اشاعت والوں نے بعض کتب تین ہزار کی تعداد میں چھپوائیں جو پانچ سال تک تقسیم نہ ہو سکیں۔ فرمایا کہ اب احمدی نوجوان تربیت حاصل کر چکا ہے جس کے نتیجہ میں اس نئی سکیم کے تحت ایک رسالہ جو ایک لاکھ کی تعداد میں طبع کیا گیا تھا نوجوانوں نے اسکے نوّے (۹۰) ہزار نسخے پندرہ دنوں کے اندر اندر تقسیم کر دیئے اور اپنے تو اپنے مخالفین کی طرف سے بھی مزید فراہمی کا مطالبہ ہونے لگا۔

مسلمان کی تعریف

فرمایا مسلمان کی تعریف کیا ہے؟ اِس امر کا فیصلہ کرنے کے لئے مناظرانہ رنگ اختیار کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمیں لوگوں کو یہ بتانا چاہیئے کہ جس شخص کو خدا تعالیٰ نے اس زمانے کا حکم و عدل مقرر فرمایا ہے اس کے نزدیک مسلمان کون ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ کی تفسیر پر تقریباً ۵۰ صفحات لکھے ہیں جبکہ سیّد ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں بلیٰ من اسلم وجھہ کی تفسیر پر ایک لفظ تک نہیں لکھا۔

فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک مسلمان وہ ہے جو حقوق اللہ ادا کرنے والا ہو۔ اور اللہ کی مخلوق کی بے لوث خدمت کرنے والا ہو۔ اگر کوئی حضور علیہ السلام کی اِس تعریف اور اس کی پوری تفاصیل کو مانتا ہے تو ہمیں اس کے پیچھے نماز پڑھنے اور اس کا جنازہ پڑھنے پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔

ایک بچے کی صحت کمزور دیکھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خوراک تجویز فرمائی۔ نیز فرمایا کہ جس طرح ایک لقمہ کھانے سے انسان کی بھوک ختم نہیں ہو جاتی۔ اسی طرح صرف ایک نیکی پر اکتفا نہیں کرنا چاہیئے۔ خوراک کی طرح نیکی بھی پورے طور پر ہونی چاہیئے۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبد الحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ ماہ ظہور ۱۳۵۲ ہش

عظمتِ قرآن اور اس کا ایک خاص پہلو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے۔ قرآن مجید کی عظمت کو دنیا میں قائم کرنا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تاقیامت جاری رہنے والی رسالت اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے انسانی فہم و ادراک سے بالا انتہائی ارفع و اعلےٰ مقام کو دنیا سے منوانے کے لئے ایک پاک جماعت کا قیام عمل میں لانا آپ کے فرائض منصبی میں شامل تھا آپ نے یہ اہم اور عظیم الشان کام اس شان سے سرانجام دیا کہ اس آخری زمانہ میں اس کی کوئی اور مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔

علی الخصوص قرآن مجید کی عظمت کو دنیا پر آشکار کرنے سے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو عظیم الشان کارنامہ سرانجام دیا فی الوقت اُس کے ایک خاص پہلو پر روشنی ڈالنا ہمارے پیش نظر ہے۔ آپ نے قرآن مجید کے ظاہری اور باطنی اعجاز کو اس طرح آشکار فرمایا کہ جملہ مذاہب اپنی اپنی مذہبی کتابوں میں ہر دو نوع کے اس اعجاز کی نظیر پیش کرنے سے عاجز آئے بغیر نہ رہے۔ اور اس مقابلہ میں انہیں راہ فرار اختیار کرتے ہی بن پڑی۔ قرآن مجید کے ظاہری اعجاز کو جس موثر انداز میں آپ نے واضح فرمایا اس کی ایک مثال ہم نمونۃً یہاں درج کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں

"اب سمجھنا چاہیئے کہ یہی وجوہ بے نظیری کی سورۃ فاتحہ میں بلکہ قرآن شریف کے ہر ایک حصہ اقل و قلیل میں کہ جو چار آیت سے بھی کم ہو پائی جاتی ہیں پہلے ظاہری صورت پر نظر ڈال کر دیکھو کہ کیسی رنگینی عبارت اور خوش بیانی اور جودتِ الفاظ اور کلام میں کمال سلاست اور نرمی اور روانگی اور آب و تاب اور لطافت وغیرہ لوازم حُسنِ کلام اپنا کامل جلوہ دکھا رہے ہیں ایسا جلوہ کہ جس پر زیادت متصور نہیں اور وحشتِ کلمات اور تعقیدِ ترکیبات سے بکلی سالم اور بری ہے۔ ہر ایک فقرہ اس کا نہایت فصیح اور بلیغ ہے اور ہر ایک ترکیب اس کی اپنے اپنے موقع پر واقع ہے اور ہر ایک قسم کا التزام جس سے حُسنِ کلام بڑھتا ہے اور لطافت عبارت کھلتی ہے سب اس میں پایا جاتا ہے اور جس قدر حسن تقریر کے لئے بلاغت اور خوش بیانی کا اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ ذہن میں آ سکتا ہے وہ کامل طور پر اس میں موجود اور مشہود ہے اور جس قدر مطلب کے دلنشین کرنے کے لئے حسن بیان درکار ہے وہ سب اس میں مہیا اور موجود ہے اور باوجود اس بلاغتِ معانی اور التزام کمالیتِ حسنِ بیان کے صدق اور راستی کی خوشبو سے بھرا ہوا ہے کوئی مبالغہ ایسا نہیں جس میں جھوٹ کی ذرہ آمیزش ہو۔ کوئی رنگینی عبارت اس قسم کی نہیں جس میں شاعروں کی طرح جھوٹ اور ہزل اور فضول گوئی کی نجاست اور بدبو سے مدد لی گئی ہو پس جیسے شاعروں کا کلام جھوٹ اور ہزل اور فضول گوئی کی بدبو سے بھرا ہوا ہے اور پھر اس خوشبو کے ساتھ خوش بیانی اور جودت الفاظ اور رنگینی اور صفائی عبارت کو ایسا جمع کیا گیا ہے کہ جیسے گلاب کے پھول میں خوشبو کے ساتھ اس کی خوش رنگی اور صفائی بھی جمع ہوتی ہے"

(براہین احمدیہ صفحہ ۳۳۳، ۳۳۴ حاشیہ نمبر ۱۱)

پھر حضور علیہ السلام قرآن مجید کے ظاہری اعجاز اور اس کے بے مثل و مانند ہونے کو نہایت قوت و شوکت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"سورۃ فاتحہ میں تمام قرآن شریف کی طرح دو قسم کی خوبیاں کہ جو بے مثل و مانند ہیں پائی جاتی ہیں یعنی ایک ظاہری صورت میں خوبی اور ایک باطنی خوبی۔ باطنی خوبی یہ کہ جیسا کہ بارہا ذکر کیا گیا ہے اس کی عبارت میں ایسی رنگینی اور آب و تاب اور نزاکت و لطافت و ملائمت اور بلاغت اور شیرینی اور روانگی اور حسنِ بیان اور حسن ترتیب پایا جاتا ہے کہ ان معانی کو اس سے بہتر یا اس سے مساوی کسی دوسری فصیح عبارت میں ادا کرنا ممکن نہیں اور اگر تمام دنیا کے انشاء پرداز اور شاعر متفق ہو کر یہ چاہیں کہ اسی مضمون کو لے کر اپنے طور سے کسی دوسری فصیح عبارت میں لکھیں کہ جو سورۃ فاتحہ کی عبارت سے مساوی یا اس سے بہتر ہو تو یہ بات بالکل محال اور ممتنع ہے کہ ایسی عبارت لکھ سکیں کیونکہ تیرہ سو برس سے قرآن شریف تمام دنیا کے سامنے اپنی بے نظیری کا دعویٰ پیش کر رہا ہے"

(براہین احمدیہ صفحہ ۳۳۹ حاشیہ نمبر ۱۱)

کلام الٰہی ہونے کی حیثیت میں قرآن مجید کے بے مثل و مانند ہونے اور اس کی عبارت ہی نہیں اس کے ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک حرف ایک ایک شعشہ اور ایک ایک نقطہ اور اس کی محکم و ابلغ ترتیب کے اعجازِ الٰہی کا حامل اور آئینہ دار ہونے کا ایک لازمی تقاضا یہ ہے کہ اس میں خفیف سے خفیف تغیر و تبدل یا تصرف ہرگز بھی جائز نہیں بلکہ سخت گناہ اور عنداللہ قابل مواخذہ ہے اور اپنے اوپر خدا کے غضب اور قہر کو بھڑکانے والا ہے۔ چنانچہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہم الٰہی کلام کی کسی آیت میں تغیر اور تبدیل اور تقدیم اور تاخیر اور فقرات تراشی کے مجاز نہیں ہیں مگر صرف اس صورت میں کہ جب خود نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بذات خود ایسی تغیر اور تبدیل کی ہے اور جب تک ایسا ثابت نہ ہو تو ہم قرآن کی ترصیع اور ترتیب کو زیر و زبر نہیں کر سکتے اور نہ اس میں اپنی طرف سے بعض فقرات ملا سکتے ہیں اگر ایسا کریں تو عنداللہ مجرم اور قابل مواخذہ ہیں"

(اتمام الحجۃ صفحہ ۱۹)

چنانچہ اسی ضمن میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا اور اپنی جماعت کا مذہب اور مسلک واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸ طبع اول)

آسمانی روح اپنے اندر رکھنے والے جس مرد خدا، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جس فرزند جلیل اور اس زمانہ میں اسلام کے جس بطل عظیم نے دنیا میں قرآن مجید کے باطنی اعجاز کے علاوہ اس کے ظاہری اعجاز یعنی اس کے الفاظ، حروف، شعشوں نقطوں اور عبارت کی بلاغت اور شیرینی حسن بیان اور حسن ترتیب کے بے مثل و مانند ہونے کو بڑی تحدی کے ساتھ دنیا پر آشکار کیا اور اس میں معمولی سی تغیر و تبدل کو گناہ عظیم قرار دیا اور جو مشرق و مغرب میں بسنے والے لاکھوں غیر مسلموں کو قرآن کے ظاہری و باطنی حسن و جمال کا والہ و شیدا بنانے اور انہیں تعلیمات حقہ قرآنی پر عمل پیرا کر کے اُن کی کایا پلٹنے کا موجب بنا اس پر یا اس کے متبعین پر قرآن مجید میں تحریف کرنے اور تحریف شدہ قرآن چھاپنے کا الزام لگانا ایک ایسا ظلم ہے کہ اس کی جس قدر بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ ظلم کی بھی کوئی حد ہوتی ہے ایک ایسا ظلم جو سراسر جھوٹ فریب دھوکہ دہی اور مغالطہ پر مبنی ہو اور ہو بھی خدا کے پیاروں اور اس کے منتخب بندوں پر خدا کی غیرت اسے کبھی برداشت نہیں کر سکتی۔

اعلانِ نکاح

ربوہ۔ بتاریخ ۲۴ جولائی ۱۹۷۳ء بعد نماز مغرب مسجد محمود میں محترم جناب سید عبدالرزاق شاہ صاحب نے مکرم جاوید احمد خان ایم۔ ایس۔ سی ابن محترم جناب حسن محمد خان صاحب عارف نائب وکیل التبشیر تحریک جدید کا نکاح عزیزہ آنسہ ثریا سلمہا بنت محترم بشیر احمد خان صاحب کے ساتھ پچیس ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ دونوں محترم فضل محمد خان صاحب مرحوم کے پوتا پوتی ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو خاندان کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقام ابراہیم علیہ السلام

مکرم اقبال احمد نجم صاحب بی اے شاہد مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفر گڑھ

حضرت ابو الانبیاء کے مقام فضیلت کو اختیار کرنے کی ہدایت قرآن کریم میں واضح الفاظ میں مرقوم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى

ابراہیم کے مقام سے نماز کی جگہ پکڑو۔ اس جگہ مقام ابراہیم سے اخلاق مرضیہ و معاملہ باللہ مراد ہے۔ یعنی محبت الٰہیہ اور تفویض اور رضا اور وفا یہی حقیقی مقام ابراہیم کا ہے جو امت محمدیہ کو بطور تبعیت و وراثت عطا ہوتا ہے۔

(براہین احمدیہ جلد چہارم ص ۵۱)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے خدا سے وفاداری اور اطاعت گزاری ضرب المثل کا رنگ رکھتی ہے یہی خدا تعالیٰ نے مقام ابراہیم پر رہ کر عبادت گزاری کی تاکید فرمائی ہے آپ تمام عمر اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کا نعرہ لگاتے رہے اور آپ نے عملی نمونہ سے دنیا کو دکھا دیا کہ آپ در حقیقت اپنے مولیٰ کے کامل فرمانبردار تھے۔ آپ نے اپنی تمام زندگی خدا کے لئے وقف کر دی تھی اور اپنی اولاد کو بھی بلا چون و چرا خدا تعالیٰ کے ادنیٰ اشارے پر وقف کر دیا یا یوں کہنا چاہئے کہ آپ نے اپنی اولاد کی ایسی عمدہ تربیت کی کہ جب خدا کی طرف سے ادنیٰ اشارہ ہوا تو وہ للّٰہی وقف کے لئے تیار ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ
فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ
قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْۤ اَرٰى
فِي الْمَنَامِ اَنِّيْۤ اَذْبَحُكَ
فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۔
قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ
مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْۤ
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ
فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ
لِلْجَبِيْنِ ۔ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ
يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ
الرُّءْيَا ۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ
الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۔ وَفَدَيْنٰهُ
بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۔ وَتَرَكْنَا
عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ سَلٰمٌ
عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ۔

(الصافات آیات ۱۰۲ تا ۱۱۰)

پس ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی پھر جب وہ لڑکا (حضرت اسمٰعیلؑ) اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے بیٹے میں نے تجھے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس تو فیصلہ کر اس معاملہ میں تیری کیا رائے ہے۔ اس وقت بیٹے نے کہا اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو مجھے انشاء اللہ اپنے ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا۔ پھر جب وہ دونوں فرمانبرداری پر آمادہ ہو گئے اور اس یعنی باپ نے اس یعنی رضامندی کرنے والے بیٹے کو ماتھے کے بل گرا لیا۔ اور ہم نے اس یعنی ابراہیم کو پکار کر کہا اے ابراہیم تو اپنا رؤیا پوری کر چکا۔ ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ یہ یقیناً ایک کھلی کھلی آزمائش تھی اور ہم نے اس یعنی اسمٰعیلؑ کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ سے دیدیا اور بعد میں آنے والی قوموں میں اس کا نیک ذکر باقی رکھا۔ ابراہیم پر سلامتی نازل ہوتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عمر بھر اطاعت فرمانی اور ایثار کی مثال سے اپنے اندر یہی روح اپنی اولاد میں بھی پیدا کی۔ آپ اپنی اولاد کو ان الفاظ میں نصیحت فرمایا کرتے تھے۔

فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ۔

کہ تم اس حالت میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کرنا کہ تم مسلمان ہو۔ یعنی اسلام پر ہی تمہیں موت آوے۔ خدا کی نافرمانی کبھی نہ کرو۔ موت کا کسے اعتبار ہے کہ کب آ دے۔ لہٰذا ہر وقت ہی چوکس اور مستعد رہنے کی ہدایت ہے ہر وقت رضائے الٰہی کے جویاں رہو نامعلوم کس وقت موت آ جائے اور جب بھی موت آئے تمہارا خاتمہ بالخیر ہو اس لئے کہ تم اس وقت میری طرح اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ قولاً و فعلاً کہنے والے ہو۔ یہ تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نصیحت اپنی اولاد کو اور تربیت وہ تھی کہ آپ کے توجہ دلانے سے فوراً حضرت اسمٰعیل اپنی گردن مولائے حقیقی کے حضور پیش کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور اپنی بعد میں آنے والی زندگی کو ایک ویرانے میں عبادت الٰہی میں صرف کر دیا۔ اور للّٰہی وقف زندگی کی روح کو اور اسلام کے مغز کو اپنے عملی نمونہ سے دکھا دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

آیت وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ۔ اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے۔ تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہو گا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہو گا۔

پس آج بھی اسماعیلی نمونہ دکھانے کی گنجائش موجود ہے۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۲۶)

اسی لئے حضرت ابراہیم زمان علیہ السلام جماعت کو نصیحت فرماتے ہیں جس پر کان دھرنا جماعت کا اسی طرح فرض ہے جس طرح حضرت اسماعیلؑ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ارشاد پر کان دھرا۔ اسی صورت میں ہم وعدہ الٰہی کے موافق آپ کے سچے پیرو اور نجات یافتہ لکھے جائیں گے آپ فرماتے ہیں۔

"میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں۔ تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔ پس چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اگر مجھے یہ بھی کہہ دیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ ہو گا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رک نہیں سکتا اس لئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی۔ میری موت میری قربانیاں میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیم کی طرح اس کی روح بول اٹھے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ یہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد دوم ص ۹۹، ۱۰۰)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت جماعت کے نام کتنا امید افزا پیغام اپنے اندر رکھتی ہے اور اس پر عمل کرنے سے انسان اپنے مقصد حیات کو حاصل کر کے دونوں جہان میں سرخرو ہو جاتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس زمانہ کے ابراہیم نے ایسا نظام سلسلہ قائم فرما دیا جس میں ایسے وقف کے مواقع ہر شخص کو نصیب ہو سکتے ہیں کہ وہ ان کے ذریعہ سے مقام ابراہیم بآسانی حاصل کر سکتا ہے۔ مثلاً وقف زندگی کے بعد جامعہ احمدیہ میں تعلیم پا کر اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے عملی رنگ میں کوشش کرنے کا موقعہ موجود ہے کم تعلیم یافتہ ہے تو وقف جدید کے تحت تربیت حاصل کر کے معلم وقف جدید کے طور پر [illegible] کے طریق پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی کو وقف کر سکتا ہے انفاق فی سبیل اللہ کے لئے کئی راستے ہیں۔ ان میں اپنے اموال وقف کر سکتا ہے اور اشاعت اسلام کے لئے صحابہ کے نمونہ پر چلتے ہوئے مالی قربانیوں کی مثال قائم کر سکتا ہے وقف عارضی کے تحت اپنے اوقات وقف کر کے اپنے نفس کے تزکیہ کے لئے اور اسلام کی روح دوسروں میں قائم کرنے کے لئے کوشاں ہو سکتا ہے اور نصرت جہاں آگے بڑھو کی سکیم کے تحت اگر ڈاکٹر ہے یا اساتذہ کے زمرہ سے تعلق رکھتا ہے تو وقف کر کے افریقہ کے ممالک میں جا کر خدمت خلق کر سکتا ہے

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم خان میر خان صاحب افغان مرحوم کا ذکر خیر

(۲)

ایک دفعہ حضرت سیدہ ام طاہرؓ نے دادا جان کو کسی کام کے سلسلہ میں ملازمہ کے ذریعہ پیغام دیا اس وقت دادا جان اکیلے ہی حضور کے محافظ تھے - دادا جان نے ڈیوٹی پر ہونے کی وجہ سے معذرت کر دی غالباً حضرت سیدہ کے ہاں اس وقت کوئی ملازم موجود نہ تھا - اسلئے آپ نے دوبارہ ملازمہ کے ذریعہ یہی پیغام دھرایا. دادا جان نے دوبارہ معذرت کی اور ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ میں حضور کا محافظ ہوں گھریلو ملازم نہیں ہوں اس ملازمہ نے حضرت سیدہ کو دادا جان کا یہی جواب (شاید کسی مبالغہ آمیزی سے) جا کر سنایا کہ سیدہ مرحومہ ناراض ہوگئیں اور حضور سے اس واقعہ کا ذکر شکایت کے رنگ میں کیا حضور یہ واقعہ سن کر مسکرائے اور فرمایا - خان میر نے ٹھیک ہی تو کہا ہے وہ میرا پہرے دار ہے - گھریلو ملازم نہیں ہے - وہ اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر کس طرح جا سکتا ہے حضور کے اس جواب سے سیدہ مرحومہ کی طبیعت میں بشاشت پیدا ہوگئی - اس واقعہ کے بعد دادا جان کے ساتھ حضرت سیدہ مرحومہ کا سلوک اور زیادہ مشفقانہ ہو گیا - بلکہ حضرت سیدہ نے خود یہ واقعہ میرے دادا جان کو سنایا -

دادا جان نے کئی دفعہ بتایا کہ میں نے حضور کو کسی نازک سے نازک موقع پر اور خطرناک سے خطرناک حالات میں بھی مایوس نہیں پایا - ہر دم چاق و چوبند اور حوصلہ مند پایا - نہ صرف یہ کہ خود باحوصلہ اور صاحب عزم و ہمت ہوتے بلکہ اپنے ساتھ والوں کی بھی اسی انداز سے حوصلہ افزائی فرماتے کہ ڈر خوف کا نام تک باقی نہ رہنے پاتا

ایک دفعہ مسجد مبارک قادیان میں تین سکھ نہنگ اپنی کرپانیں اور نیزے لئے ہوئے حضور کے درشن کے لئے آئے اور اس دروازہ کے سامنے بیٹھ گئے - جس سے حضور نے مسجد میں آنا تھا چونکہ یہ سکھ بڑے ڈیل ڈول والے قوی ہیکل اور مسلح تھے اس لئے طبعی طور پر مسجد میں موجود احباب کو فکر ہوا حسب معمول دادا جان ہاتھ میں تلوار لئے داخل ہوئے اور ان سکھ نہنگوں کو پرے ہٹا کر دروازے کے سامنے بیٹھ گئے دادا جان کے چہرے پر کسی قسم کی کوئی گھبراہٹ نہ تھی - بلکہ آپ نے اپنی ٹوٹی پھوٹی اردو میں ان سکھوں سے ان کی آمد کی وجہ دریافت کی - انہوں نے کہا کہ ہم مرزا جی کے درشن کے لئے آئے ہیں تھوڑی دیر بعد حضور نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے ان نہنگوں کو دیکھ کر حضور ان سے ملنے کے لئے رک گئے - دادا جان نے حضور کی پشت اس طرح سنبھالی کہ چاروں طرف ان کی عقابی نظریں گردش کر رہی تھیں - حضور نے چند منٹ ان سکھ صاحبان سے باتیں کیں اور وہ لوگ رخصت ہو گئے ان نہنگوں کو دیکھ کر حضور کے چہرہ پر بھی کسی قسم کی گھبراہٹ کے آثار نمودار نہیں ہوئے بلکہ حضور ان سے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ مسکراتے ہوئے باتیں کرتے رہے اور بہت پاک طریق سے انہیں رخصت کیا - ان سکھوں پر بھی حضور کی اس ملاقات کا گہرا اثر ہوا -

دادا جان نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ میں ہمیشہ حضور کے ساتھ ساتھ رہا کرتا تھا - سفر و حضر میں میں نے حضور کو اکیلا کبھی نہیں چھوڑا. مجھے ہمیشہ یہ خیال رہا کہ میری ذمہ داری آج کے دور کے عظیم ترین مقدس انسان کی حفاظت کی ہے - گو اصل حافظ و ناصر اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ہے - لیکن مادی وسائل کے لحاظ سے میرے سپرد یہ خدمت کی گئی ہے کہ میں ہر وقت حضور کی حفاظت کا فرض انجام دوں اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے کہ میں نے اس فرض کو باحسن طریق نباہا -

ایک دفعہ حضور نے مجھے فرمایا - کہ خان میر جو سامنے سے آئے گا اس کو میں دیکھ سکتا ہوں - جو بائیں سے آئے گا اس کو بھی دیکھ سکتا ہوں - جو دائیں سے آئے گا اس کو بھی دیکھ لوں گا - لیکن جو پیچھے سے آئے گا اس کو میں نہیں دیکھ سکتا - دادا جان فرماتے ہیں کہ حضور کی اس نصیحت کے بعد میں نے کبھی کسی کو خواہ وہ نہایت قریبی ہی کیوں نہ ہوتا حضرت صاحب کے پیچھے کھڑے نہیں ہونے دیا - کسی نے اگر کبھی اس خواہش کا اظہار بھی کیا - تو میں نے انکار کر دیا - کئی دوست یہ سمجھتے رہے کہ یہ اکھڑ پٹھان ہے اس لئے بات نہیں مانتا لیکن حضور کا ارشاد ہمیشہ میرے مد نظر رہا کہ حضور نے اشارۃً مجھے یہ سمجھایا تھا کہ میری پشت کبھی خالی نہیں ہونی چاہیئے سو الحمد للہ کہ میں نے اپنی موجودگی میں کبھی حضور کی پشت کو خالی نہ چھوڑا -

حضور پر قاتلانہ حملہ کے بعد کراچی کے کوئی صاحب حضور سے ملاقات کر کے مہمان خانہ میں تشریف لائے تو انہوں نے کہا کہ آج حضور نے خان میر صاحب کی بہت تعریف کی ہے اور فرمایا - کہ پہرہ تو خان میر نے دیا - یہ حضور کی شفقت و عنایت ہی تھی - کہ دادا جان مرحوم کو یہ اعزاز بخشا دگرنہ حضور کے خدام ایک ادنیٰ سے اشارہ پر حضور پر سے اپنی زندگیاں نثار کرنے سے دریغ نہ کرنے والے ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر موجود تھے - ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ -

آخری بیماری کے دوران حضور نے کئی دفعہ آپ کو یاد فرمایا - دادا جان بے حد حساس تھے اس لئے باوجود میرے چچا مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ کے کہنے کے حضور سے ملاقات کرنے پر آمادہ نہ ہوئے بلکہ ایک پیالہ بالائی کا اپنی چھوٹی لڑکی امۃ الرزاق کے ہاتھ دعائیہ خط کے ساتھ حضور کی خدمت میں بھجوا دیا - حضور نے بڑی شفقت کے ساتھ اپنے دیرینہ خادم کا حقیر تحفہ قبول فرمایا - اور دادا جان کے متعلق دیر تک دریافت فرماتے رہے -

مولوی رحمت اللہ صاحب نے کئی بار دادا جان سے عرض کی کہ آپ حضور سے ملاقات کر آئیں - لیکن دادا جان نے ہمیشہ یہ فرمایا کہ میں نے حضور کے ساتھ ایک لمبا عرصہ سفر و حضر میں گذارا ہے میں نے حضور کو ہر قسم کے حالات میں سینہ سپر چاق و چوبند باحوصلہ و باہمت دیکھا ہے میں نے حضور کا جلال بھی دیکھا ہے اور جمال بھی لیکن اب اپنی عمر اور صحت کے لحاظ سے میں حضور کو بیماری کی حالت میں دیکھ کر اپنے دل کو قابو میں نہیں رکھ سکتا - میں حضور سے ملاقات تو کر آؤں لیکن وہاں حضور کو دیکھ کر اگر ضبط کا یارا نہ رہا تو کیا ہوگا -

میرے دادا جان مرحوم عابد و زاہد بالالتزام تہجد گذار اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے - قرآن کریم کی تلاوت کثرت سے کرتے - درثمین فارسی و عربی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہتے - بعض دفعہ درثمین فارسی کی نظمیں خوش الحانی سے بلند آواز میں پڑھا کرتے - نماز باجماعت کے اس قدر پابند تھے کہ موسم کی خرابی صحت کی کمزوری یا کوئی بھی کسی قسم کی رکاوٹ ان کے آڑے نہ آتی تھی - باقاعدہ پنجگانہ نمازیں مسجد میں ادا کرنا ان کا شعار تھا - فرمایا کرتے تھے کہ میں نے نو عمری کے زمانہ میں نماز پنجگانہ شروع کر دی تھی اور اسی زمانہ سے تہجد کی نماز کا بھی پابند رہا - سفر کی حالت میں بھی نماز تہجد حتی الوسع نہ چھوڑی - مالی تحریکات میں حتی المقدور حصہ لیتے تھے باوجود مالی کمزوری کے جو افغانستان سے ہجرت کے بعد قادیان اور قادیان سے ہجرت کے کچھ دیر بعد تک آپ کے دامن گیر رہی - آپ نے اپنی اولاد کو احمدیت کے رنگ میں رنگین کیا تھا - بیٹے مکرم محمد احمد خان صاحب نے احمدیت کی خاطر شہادت کا جام پیا - ایک بیٹا بشیر احمد خان قادیان میں ابتدا سے درویشی میں - ایک لڑکے مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربی سلسلہ میں میرے والد حبیب اللہ خان صاحب بیرون ملک بر سر روزگار ہیں - اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے مخلص شیدائی ہیں - اسی طرح دوسرے بیٹے بھی اپنی اپنی جگہ مطمئن ہیں - آپ کی دو بیویوں سے اولاد سات لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں جو سب خدا کے فضل سے صاحب اولاد ہیں دادا جان مرحوم کو تبلیغ کا بے حد شوق تھا - جب بھی اپنے علاقہ کا کوئی افغان ملتا - اور اکثر آپ کی چائے کی دکان کے دوران ربوہ آنے والے تمام پٹھان قریباً آپ کے ہاں آتے تو ان کو تبلیغ کئے بغیر جانے نہ دیتے آپ کچھ سالوں سے باقاعدہ ہر سال اپنے لڑکے نصیر احمد خان صاحب کے پاس کابل جا کر موسم گرما گذارتے تو وہاں بھی اپنی قوم کے لوگوں کو دلنشین رنگ میں احمدیت کا پیغام پہنچاتے - اسی تبلیغ کا نتیجہ تھا - کہ آپ کا ایک بھتیجہ حبیب جان ولد محمد میر خان صاحب نے احمدیت قبول کی -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گوشوارہ

چندہ تحریک جدید لغایت ۳۰ جون ۱۹۷۳

جملہ امراء اضلاع و علاقہ جات سے گزارش ہے کہ وہ اختتام سال سے پہلے وصولی سو فیصد تک پہنچانے کا ابھی سے انتظام فرمائیں۔

نمبر	نام ضلع	ٹارگٹ	وعدہ سال ۸/۲۹/۳۹	وصولی فیصد
۱	ضلع جھنگ	۱,۰۵,۹۷۰	۸۰,۸۶۷	۴۰
۲	میانوالی	۳,۷۵۶	۱,۴۵۱	۳۸
۳	سرگودھا	۴۱,۱۶۰	۴۳,۴۵۸	۳۶
۴	لائل پور	۴۳,۴۲۶	۳۶,۸۳۶	۲۴
۵	لاہور	۹۹,۶۵۰	۱,۰۰,۰۶۹	۳۱
۶	سیالکوٹ	۵۱,۸۷۰	۴۲,۲۶۰	۴۵
۷	شیخوپورہ	۳۶,۲۹۰	۳۱,۴۸۳	۵۰
۸	گوجرانوالہ	۲۹,۱۰۰	۲۱,۱۷۰	۵۶
۹	گجرات	۲۷,۲۹۲	۲۲,۸۶۸	۴۱
۱۰	جہلم	۱۲,۲۷۴	۷,۵۸۲	۲۷
۱۱	آزاد کشمیر	۳,۴۵۶	۱,۰۹۶	۴۵
۱۲	راولپنڈی	۷۵,۱۶۱	۵۹۵۲۷	۳۶
۱۳	کیمبل پور	۳,۰۱۷	۲,۶۴۴	۶۵
۱۴	پشاور	۲۲,۳۴۶	۱۲,۶۳۳	۵۶
۱۵	کوہاٹ	۴,۳۲۰	۲,۷۳۰	۲۱
۱۶	مردان	۳,۴۵۶	۱,۷۴۸	۳۵
۱۷	ہزارہ	۴,۹۰۰	۵,۱۰۶	۴۱
۱۸	ڈی آئی خان	۷۲۰	۳۶۳	۲۸
۱۹	بنوں	۱,۲۲۴	۷۶۴	۶۳
۲۰	کوئٹہ	۱۸,۹۹۰	۱۵,۶۰۷	۷۳
۲۱	کراچی	۱,۲۲,۰۰۰	۱,۲۲,۴۷۰	۴۷
۲۲	حیدرآباد ڈویژن	۵۸,۹۲۱	۳۵,۹۰۰	۵۱
۲۳	خیرپور	۱۸,۶۲۹	۱۰,۸۱۷	۹۱
۲۴	بہاولنگر	۳,۵۴۴	۴,۱۰۳	۵۳
۲۵	بہاولپور	۳,۵۱۸	۲,۸۱۴	۴۹
۲۶	رحیم یارخان	۴,۲۱۱	۳,۰۰۷	۹۲
۲۷	ڈیرہ غازیخان	۱,۳۹۱	۵۹۷	۹۷
۲۸	مظفرگڑھ	۵,۱۵۱	۲۳۱۶	۳۷
۲۹	ملتان	۲۴,۳۹۴	۱۹,۴۳۳	۲۸
۳۰	ساہیوال	۲۰,۱۰۷	۱۴,۵۷۳	۴۱

امراء اضلاع سرگودھا۔ لاہور۔ ہزارہ۔ بہاولنگر اور کراچی کو مبارک باد عرض ہے کہ ان کے وعدے بفضلِ خدا ٹارگٹ سے اوپر ہو گئے ہیں۔

(وکیل المال اول)

درخواست دعا

میرے خالو مکرم محمد خان صاحب آف لاہور ایک عرصہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار چلے آرہے ہیں کافی علاج کے باوجود کوئی آرام نہیں آرہا۔ کمزوری دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ خالو موصوف کو جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے نیز کمزوری کو دور فرمائے۔ آمین۔ (شمس الدین دارالعلوم شرقی۔ ربوہ)

مقام ابراہیم علیہ السلام
(بقیہ صفحہ ۳)

اور دفعتاً کی روح کو پا سکتا ہے یا اگر دنیاوی ملازمتوں سے ریٹائرڈ ہو گیا ہے تو دفعتاً بعد ریٹائرمنٹ میں شامل ہو کر خدمات دینیہ بجا لا سکتا ہے۔ ان تمام امور کے ساتھ کوشش اس بات کی رہے کہ نفس کا تزکیہ ہو اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ایک تعلق قائم ہو جائے کہ یہ کہہ سکے

ان صلاتی ونسکی
ومحیای ومماتی للہ
رب العالمین

میری نمازیں میری قربانیاں میری زندگی اور موت سب رب العالمین خدا کے لئے ہیں۔

اور یہ مقام ہر صورت میں حاصل کرنے کے لئے پوری پوری گنجائش موجود ہے۔ جہاں بھی ہے وہاں رہ کر اسلام کے طریق پر عمل کرے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق "لا الہ الا اللہ ایک قول ہے اس کا عملی ثبوت بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن نقل ہے۔ نرا قول (ایمان کا دعویٰ) کسی کام کا نہیں اور نہ ہی وہ کچھ مفید ہو سکتا ہے ..... پس ایک فقرہ میں تو اللہ تعالیٰ نے توحید سکھائی ہے اور دوسرے میں یہ سکھایا ہے کہ اس توحید پہ سچے اور نہ بندہ ایمان کا ثبوت اپنے اس فعل سے دو اور خدا کی راہ میں اپنی گردن ڈال دو (الحکم جلد ۱۲ نمبر ۴۸ ۱۸ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۵)

سب سے اعلیٰ مزید از اندہ فائدہ بخش ہے

تریاق اکھرا

تبخیر معدہ۔ بدہضمی۔ پیٹ درد۔ ہیضہ۔ متلی قے اور اسہال میں اس سے بہتر اور کوئی دوا نہیں

المنار دواخانہ ربوہ

ہر گھر کی لازمی ضرورت

اکسیر معدہ

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ کی تیار کردہ ہاضمہ کی بہترین پھکی

پیٹ درد قولنج اور اسہال کیلئے بہت مفید ہے مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

موصوف بہت سے تھے ربوہ میں پچھلے سال کافی لمبی بیماری ان پر گزری اس سال ان کی کمزوری صحت کی بناء پر ہم سب عزیزان کا خیال تھا کہ وہ شاید اس سال کابل نہ جا سکیں گے لیکن موسم گرما کے آغاز میں ہی انہوں نے کابل جانے کی تیاری شروع کر دی۔ ہم سب عزیزان نے ہر طرح سے کوشش کی کہ وہ اس سفر سے رک جائیں لیکن وہ نہ رُکے اور یکم جون ۱۹۷۳ء کو ربوہ سے پشاور اور وہاں سے افغانستان روانہ ہو گئے۔ پشاور کے بعض احباب نے بھی کوشش کی کہ آپ اس سفر سے رک جائیں لیکن آپ نے یہ سفر ملتوی نہ کیا یوں معلوم ہوتا تھا کہ کوئی چیز آپ کو افغانستان کی طرف کھینچے لئے جا رہی ہے۔ آپ ۵ جون کو اپنے آبائی وطن سکنہ خیل پہنچ گئے۔ وہاں پہنچتے ہی ہلکا بخار ہوا جو جلد ہی دور ہو گیا پھر ۱۱ جون کو دوبارہ طبیعت خراب ہو گئی اور آپ کو یہ احساس ہو گیا کہ اب آخری وقت ہے چنانچہ اپنے بھتیجے کو بلا کر تاکید کی کہ نصیر احمد خان (جو وہاں سے کافی فاصلہ پر خمری میں تھے) کو فون کر دینا کہ راستہ دور تھا میں نے کوشش کی لیکن نہیں پہنچ پایا۔ وہاں موجود عزیزوں نے تسلی تشفی دی لیکن اسی رات ۳ بجے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ فانا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ میں سات آٹھ صد کے قریب گردو نواح کے غیر احمدی احباب شامل ہوئے وہاں کی رسم کے مطابق جنازہ میں تمام شامل شدہ افراد کو کھانا کھلایا گیا اور تین دن تک یہ سلسلہ چلا۔ آپ کے جسد خاکی کو آپ کے والد اور بھائیوں کے ساتھ خاندانی قبرستان میں دفن کیا گیا اور یوں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کا مخلص و قدیم خادم جس نے اپنی ساری زندگی ان کے قدموں میں گزار دی آخری وقت میں ان کے قدموں میں جگہ نہ پا سکا۔ اس میں بھی شاید اللہ تعالیٰ کی کوئی مصلحت ہو۔

آخر گل اپنی صرفِ درِ میکدہ ہوئی
پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

آپ کی وفات کی خبر ہمیں ۱۰، ۱۲ دن بعد ملی۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے افراد نے خود تشریف لا کر تعزیت کی۔ دوستوں بزرگوں اور دیگر احباب نے بھی اظہار افسوس کیا۔ مختلف شہروں کی جماعتوں نے نماز جنازہ غائب ادا کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے حالیہ سفر یورپ کو روانہ ہونے سے قبل مسجد مبارک میں منعقدہ الوداعی دعائیہ اجلاس کے بعد آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دادا جان کو علیٰ علیین میں جگہ دے اور ہم سب پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

قائدین سے گزارش ہے کہ ماہ جولائی کی رپورٹ کارگزاری جلد مرکز کو ارسال فرمائیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے کوائف

(بقیہ ص ۱)

ایک بچہ بہت رو رہا تھا۔ حضور نے اسے پیار کیا اور اس کے لئے بسکٹ منگوائے جانے کا ارشاد فرمایا۔ یہ ننھے میاں بسکٹوں کا نام سنتے ہی خاموش ہو گئے۔ جنوال Glasgow فیملی کے بہت سے نوجوان آئے ہوئے تھے۔ جب ملاقات کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے مسکرا کر فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگ جب پیدا ہوتے ہیں تو کیمرہ ساتھ لاتے ہیں۔ یاد رہے کہ جنوال فیملی کے نوجوان نہایت اخلاص کے ساتھ حضور کے سارے سفروں کو اپنے کیمروں کے ذریعہ محفوظ کر رہے ہیں اور یہ ہلکا پھلکا مزاح دراصل حضور پر نور کی شفقت اور خوشنودی کا اظہار تھا۔

حضور نے مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سے جو انگلستان میں پریکٹس کرتے ہیں فرمایا کہ ان کی غانا کے لئے روانگی میں دیر کی کیا وجہ ہے؟ اس پر ڈاکٹر صاحب نے عرض کیا کہ انہیں بعض مشکلات درپیش تھیں جو اب دور ہو چکی ہیں اور وہ دو تین دن تک غانا جا رہے ہیں۔

خدام سے گہری شفقت و محبت کا سلوک

شام کے وقت محمد شریف خالد صاحب اور ایک نومسلم جرمن دوست ہدایت اللہ صاحب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے مکرم ہدایت اللہ صاحب پاکستانی شلوار اور کرتے میں ملبوس تھے اور بہت بھلے معلوم دے رہے تھے۔ اسی طرح ایک دوست عثمان صاحب ڈنمارک سے حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ ان ملاقاتوں کا نظارہ قابل دید ہوتا ہے اور ایک عجیب روحانی کیفیت اور لذت کا حامل ہوا کرتا ہے۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہونے والا ہر بھائی اور بہن جس رنگ میں حضور کی ذاتی توجہ اور شفقت کا مورد ہوتا ہے اس سے دیکھنے والا اور خود ملاقات کرنے والا یہی سمجھتا ہے کہ اس کے محبوب آقا نے جس شفقت کا سلوک اس سے فرمایا ہے یہ اسی سے خاص ہے۔ ایک احمدی نوجوان جن کی بدقسمتی سے ایک ٹانگ کٹ چکی ہے اور جن کو اپنے بڑے بھائی کی وفات کا صدمہ بھی حال ہی میں پہنچا ہے ملاقات کے بعد اپنا غم بھول چکے تھے۔ چوہدری محمد رشید احمد صاحب ان کا نام ہے اور تعلیم الاسلام کالج کے پرانے طالب علم بھی ہیں۔ حضور نے جب ان کو ان کے نام سے پکارا اور ان کے برادر بزرگوار چوہدری عبدالغنی صاحب مرحوم کی وفات پر افسوس کا اظہار فرمایا تو وہ بہت متاثر ہوئے اور باہر آ کر اونچی آواز سے کہنا شروع کیا کہ ایسا سلوک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ برحق خلیفہ ہی کر سکتا ہے وہ کہنے لگے کہ حضور نے نہ صرف میرا نام یاد رکھا بلکہ میرا غم بھی یاد رکھا۔ خاکسار عاجز عرض کرتا ہے کہ خاکسار کا روزانہ کا مشاہدہ ہے کہ حضور نے نہ صرف جماعتی غموں کا بلکہ احباب اور بہنوں کے ذاتی غموں کا بوجھ بھی جس رنگ میں انہیں اپنے غم بنا کر اٹھایا ہوا ہے وہ صرف ایک سچے روحانی سلسلے کا سچا سربراہ اور خلیفہ ہی کر سکتا ہے اور یہ اسی کا ہمت اور حوصلہ اور منصب ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی عنایت اور دین ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو صحت اور سلامتی کے ساتھ ہمارے سروں پر دیر تک قائم رکھے۔ اور حضور کی نگرانی اور رہنمائی میں ہم سب انفرادی اور اجتماعی رنگ میں اللہ تعالیٰ کے ان تمام انعامات کے حاصل کرنے والے ہوں جو اسلام اور احمدیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقدر کر رکھے ہیں۔ آمین۔

محبت بھرا سلام

حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ خیریت سے ہیں اور احباب جماعت اور بہنوں اور بچوں اور بچیوں کو محبت بھرا سلام پہنچاتے ہیں۔ نیز التزام کے ساتھ دعا کی تاکید فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو بابرکت فرمائے۔ آمین

تصحیح

۱۔ صدر انجمن احمدیہ نے بذریعہ ریزولیوشن ۳۲۔ الف/۷۳/۷/۱۰ ناظم صاحب تشخیص جائداد کو نظارت بیت المال آمد کے ماتحت قرار دیا ہے احباب مطلع رہیں

(ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

۲۔ الفضل مجریہ ۱۳ر جولائی ۱۹۷۳ء کے ص۵ پر زیر عنوان وصایا سہو کتابت سے مسل نمبر ۲۱۳۰۶ کی موصیہ کا نام تحریر ہونے سے رہ گیا ہے۔ موصیہ کا نام "مختار خانم صاحبہ" ہے احباب تصحیح فرمالیں

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

میری خوشدامن صاحبہ دس ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں کل سے طبیعت بہت زیادہ خراب ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(عبدالستار کارکن خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

نمائندہ الفضل سے تعاون کرنے والے احباب

(۲)

اخبار الفضل کا خرید کر مطالعہ کرنا اپنی ذات کے لئے روحانی علمی اور دیگر کئی ایک پہلوؤں کے اعتبار سے نہایت مفید امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مخلصین جماعت نہ صرف الفضل خود خرید فرماتے ہیں بلکہ دیگر مستحق اصحاب کے نام پرچہ جاری کرانے کے لئے الفضل کی اعانت بھی کرتے ہیں چنانچہ ہمارے نمائندہ مکرم خواجہ محمد رشید احمد صاحب سیالکوٹی بغرض دورہ جس جس مقام پر بھی پہنچے ہیں اور انہوں نے دیگر احباب کے ساتھ مل کر "الفضل" کے خرید کرنے کی تحریک کی ہے احباب جماعت نے بخوشی ان کی تحریک پر لبیک کہا ہے۔ جن دوستوں نے نمائندہ "الفضل" سے وقت کی قربانی کرتے ہوئے تعاون فرمایا ہے ان میں سے بعض احباب کے اسمائے گرامی ہم الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں دے چکے ہیں مزید کچھ نام ذیل میں دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو اپنے فضلوں سے نوازے اور آئندہ بھی خدمت سلسلہ کی توفیق بخشتا رہے آمین۔

۱۔ مکرم محمد علی صاحب آنا داتا خریدار کا شیزان ہوٹل ملتان
۲۔ " محمود احمد صاحب آرٹسٹ نشتر میڈیکل کالج ملتان
۳۔ " چوہدری فضل احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع مظفر گڑھ
۴۔ " شیخ انوار احمد صاحب سامانوی لیہ ضلع مظفر گڑھ
۵۔ " رائے عبدالرزاق صاحب منگلہ مربی سلسلہ لیہ "
۶۔ " سید اخلاق احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ علی پور "
۷۔ " مولوی اقبال احمد صاحب نجم بی اے مربی سلسلہ علی پور "
۸۔ " عزیز نسیم احمد صاحب ولد مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب " "
۹۔ " چوہدری غلام احمد صاحب خادم مربی سلسلہ مقیم بہاولپور
۱۰۔ " الحاج چوہدری رحمت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ احمد پور شرقیہ۔
۱۱۔ " الحاج چوہدری شریف احمد صاحب "
۱۲۔ " عزیز اسد اللہ احمد صاحب "
۱۳۔ " عزیز ملک ظفر الاسلام صاحب خان پور ضلع رحیم یار خان۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے متعلق اطلاع

بقیہ صفحہ اوّل

رشید خان صاحب اور مسز لسلی جارک صاحبہ [illegible] تک حضور کو چھوڑنے آئے واپسی پر حضور کے قافلہ کی دوسری موٹر (جس میں مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ مکرم چوہدری محمد علی صاحب۔ مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب مکرم مرزا انس احمد صاحب اور خاکسار سوار تھے) کو ایک حادثہ پیش آگیا اس کار سے اگلی کار یکدم اپنی Track تبدیل کر کے سامنے آگئی اس سے تصادم کو بچانے کے لئے کار کو دائیں طرف گھاس کے ایک قطعہ کی طرف موڑنا پڑا جہاں پانی زیادہ ہونے اور گھاس پھسلن ہونے کی وجہ سے کار رک نہ سکی بلکہ آگے ایک باڑ Hedge سے ٹکرا کر رکی اس حادثہ میں یوں تو اس میں سوار ہر ایک کو معمولی چوٹیں آئیں لیکن مکرم باجوہ صاحب کو زیادہ چوٹ آئی ان کا نچلا ہونٹ پھٹ گیا اور اس میں سے کافی مقدار میں خون بہا مکرم باجوہ صاحب کو اس وقت ایمبولینس میں Royal Lancaster Infirmary پہنچایا گیا۔ جہاں ان کے زخم پر ٹانکے لگانے کے بعد ان کو وارڈ میں داخل کر دیا گیا انشاء اللہ مورخہ ۲۳ر جولائی کو وہ ہسپتال سے فارغ ہو جائیں گے۔

(خاکسار مرزا غلام احمد)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب مبشر ایم بی بی ایس۔ ایم ڈی حال امریکہ کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔

نومولودہ الحاج مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دار القضاء کی پوتی اور مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب نائب امیر ضلع سرگودھا کی نواسی ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی صالح عمر عطا فرمائے اور اپنے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین